

خوبصورت دلچسپ اور پراسرار

جانور قلم

ازراہ کرم یہ کہانی ایک ہی نشست میں پڑھیں۔

ثریا صدیقی

ذریعہ صادق

امید ہے تم کراچی میں مزے کے دن گزار رہے ہو گے۔ وہاں تو یقیناً ابھی گرمیاں ہی ہوں گی، مگر یہاں بھی خاصی ٹھنڈ پڑنے لگی ہے، اور میں اس خوش گوار سردی میں اپنے

چھوٹے سے کمرے کے میٹریل سے آشدان کے سامنے بیٹھا ہوا ان دنوں بہترین ادب تخلیق کرنے میں مصروف ہوں۔

ایک دلچسپ واقعہ رونما ہو گیا ہے۔ دو دن قبل مجھے ڈاک سے ایک پارسل موصول ہوا تھا۔ یہ پارسل انگلینڈ سے کسی شخص نے بھیجا تھا۔ کھول کر دیکھا تو اس میں ایک شیفر سیلف سے رکھا ہوا تھا۔ خاصا پرانا سا قلم مگر استاد چلتا چڑھتا ہے، میں ابھی تک حیران ہوں کہ آخر کس شخص نے مجھے یہ قلم پارسل کیا ہے؟ بھینچنے والے کا نام میرے لئے قطعی اجنبی ہے۔ بہر حال کافی درد سہری کے بعد میں نے قلم قبضے میں کر لیا ہے اور سوچنا ترک کر دیا ہے۔ ہو گا کچھ بھی۔ مجھے تو ایک اچھا قلم یونہی ہاتھ لگ گیا۔

اب ایک راز کی بات سنو۔ تمہیں یاد ہو گا کہ میں نے مس ڈولی کا ذکر اپنے پچھلے خط میں کیا تھا۔ یار یہ لڑکی! خدا جانے میرے دل کو اتنی کیوں بھاگتی ہے۔ پچھلے ایک ماہ سے



facebook.com/sabrang digest stories

کوشاں ہوں، لیکن ابھی تک اکڑی ہوئی ہے، دو خط لکھ چکا ہوں لیکن جواب ندارد۔ یہی نہیں ایک بار بات کرنی کوشش کی تھی لیکن جواب میں ایک سخت قسم کی گھر کی میری ہمت پست کر دی ہے۔ بہر حال اس کے آفس جاتا رہتا ہوں وہاں کل سپرنٹنڈنٹ میرا دوست بن گیا ہے۔ سوچتا ہوں کہ کبھی یہ بیل منڈھے چڑھے گی یا نہیں؟

میری کتاب میں ابھی کئی باب نامکمل ہیں اور شاید مجھے ابھی یہاں ایک ماہ اور رکنا پڑے۔ اچھا اب رخصت۔

تمہارا : عارف صحرائی

ڈیر صادق !

کامیابی، پیارے دوست — کامیابی ہی کامیابی۔ تمہیں سن کر تعجب ہو گا کہ مس ڈولی اب پوری طرح میرے قابو میں ہے۔ میں رات خاصا جاگا ہوں۔ وہ کوئی گیارہ بجے رات تک میرے کمرے میں رہی۔ اور شاید رات بھر میں ٹھہرتی مگر برا ہوا اس محسوس اور بد شکل عورت کا جس کا نام میڈم سجانی ہے۔ میں نے شاید تم سے اس عورت کا تذکرہ نہیں کیا — یہ محترمہ اس عمارت کی مالکہ ہیں جس میں میرا کمرہ واقع ہے۔ ایک حصے میں خود بھی قیام فرما ہیں۔ خدا کی پناہ غبارے کی مانند پھولی ہوئی ہے۔ عمر اس کی البتہ ۳۰ یا ۳۲ سال ہوگی۔ اس کی ناک، پناہ بخدا، دور ہی سے نظر آ جاتی ہے۔ دن بھر ساری عمارت میں چھوندر کے مانند سن گن لیتی پھرتی ہے، ابھی تک غیر شادی شدہ ہے۔ اور اس کے ساتھ شادی بھی کون کرے گا؟ میں تو اسے سرے سے عورت تسلیم کرنے سے ہی انکار کرتا ہوں۔ عجب مردانہ وضع قطع ہے۔

اور میں تو عورت صرف ایسی ہی عورتوں کو مانتا ہوں جیسے مس ڈولی ہے۔ سالولی سی، مناسب قد و قامت

کی، خوش ادا، خوش مزاج، عشوہ طراز خیر — تو میں کہہ رہا تھا کہ شاید اس غبارے کی (میرا مطلب اسی میڈم سجانی سے ہے) چھٹی جس جاگ گئی تھی۔ اس نے اگر سارا کھیل بگاڑ دیا۔ وہ تو میں نے ہوشیاری سے مس ڈولی کو پھپھادیا تھا ورنہ — بہر حال رنگ میں بھنگ پڑ چکا تھا۔ اس کے جانے کے بعد پھر ڈولی کسی طرح نہیں رکی — مگر میں مطمئن ہوں۔ یار زندہ صحبت باقی !!

پیارے دوست اس معاملے میں یہ جگہ بڑی ہی زیر خیر ہے۔ ابھی یہاں، میرا خیال ہے — کئی "میس" اور بھی ہیں۔ مگر فی الحال

عارف صحرائی

مزید :

یہ خط لکھ کر میں کرسی پر بیٹھے بیٹھے ہی ذرا دیر کے لئے سو گیا تھا۔ پیارے دوست ایک بڑا ہی دلچسپ خواب نظر آیا ہے، مجھے اس میں کچھ حقیقت نظر آرہی ہے، اسی لئے لکھ رہا ہوں، خواب بہت دلچسپ اور حیرت انگیز ہے۔

خواب : میرا سر میز کی سطح پر ٹکا ہوا ہے۔ میرے سر کے قریب ہی میرا "شینفر" پڑا ہوا ہے۔ اچانک ہی شینفر کی نب سے دھواں سانکٹا ہوا محسوس ہوتا ہے اور دیکھتے دیکھتے یہ دھواں ایک ننھے منے سے انسان کی شکل میں تبدیل ہو گیا۔ اسکے کان شیطان کے کانوں کے مانند نوکیلے ہیں اور جسم جیسے بڑکا بنا ہوا ہے۔ چھوٹے سے سر میں سینک بھی آگے ہوئے ہیں۔ وہ نب پر ٹک کر بیٹھ جاتا ہے بالکل کسی نہایت ہی چھوٹی سی گڑیا کی مانند — اور بولتا ہے "کہو دوست مس ڈولی سے اچھی نہ رہی ہے؟"

”تم کون ہو؟“ میں جھٹلا کر پوچھتا ہوں۔ وہ جواب میں
نب پر سے پھدک کر کیپ پر آ بیٹھتا ہے۔

”میں؟ وہ بتاتا ہے۔ میں اس قلم کا جن ہوں، یہ
قلم جادوئی ہے... جادوئی!“

”خوب؟ میں مسکرا کر اس مسخرے کو دیکھتا ہوں۔ کیوں
جھوٹ بتاتا ہے؟“

”تو تم مذاق سمجھ رہے ہو؟ وہ سنجیدہ ہو جاتا ہے۔ میں
سچ کہہ رہا ہوں۔ تم نہیں جانتے! مجھے مشہور جادوگر ہودانی
نے اس قلم میں پکڑ کر بند کر دیا تھا، تب سے میں اسی میں رہ رہا
ہوں۔ اس کی موت کے بعد میں متعدد جگہ رہا ہوں۔ اور
اب تمہارے پاس ہوں۔ ہودانی مجھ سے اپنی بہت سی
خواہشیں پوری کرایا کرتا تھا۔ وہ بچارا تو کب کا مر چکا ہے مگر
میں یہیں رہ رہا ہوں۔“

”کیا؟“ میں چونک کر پوچھتا ہوں۔ ”تم خواہشیں پوری
کر سکتے ہو؟“

”ہاں۔ میں بہت سی قولوں کا مالک ہوں۔“
”تم میری خواہشیں پوری کر دو گے۔ میں التجائی انداز
میں پوچھتا ہوں۔“

”بالکل۔ میں تمہارا غلام ہوں جب تک یہ قلم تمہارے
پاس ہے۔ مگر ایک بات جان لو۔ جو مجھ سے اپنی خواہشیں
پوری کراتا ہے، وہ ایک نہ ایک دن پچھتا تا ضرور ہے۔“
”خوب؟ میں جلدی سے خواہش کی تلاش کرنے لگتا
ہوں۔ اور اچانک ہی میری نیند ٹوٹ جاتی ہے۔“

”جن۔ اے جن۔ کیا تم قلم میں موجود ہو؟“ میں
قلم کی سمت دیکھتے ہوئے پوچھتا ہوں۔ جواب میں خاموشی
طاری رہتی ہے۔

ٹھیک ہے۔ یہ محض خواب ہی ہوگا۔ مگر دوست میں

یہ ضرور مانتا ہوں کہ اسی قلم کے لکھے ہوئے پرچے کی برکت تھی
کہ مس ڈولی مجھ سے خود ہی آ ملی تھی۔ کیا یہ خواب واقعی سچا
ہے؟ لاؤ میں تجربہ کرتا ہوں۔

چونکہ میں اسی قلم سے یہ خط لکھ رہا ہوں۔ میں تمہارے
لئے نیچے ایک خواہش لکھے دے رہا ہوں۔

پیارے صادق

میری خواہش ہے کہ تم اچانک ہی لکھتی بن جاؤ۔
کیا خیال ہے۔ دیکھو تم لکھتی بنتے ہو یا نہیں!؟
تمہارا: عارف صحرائی

پیارے صحرائی

خوش ہو جاؤ۔ ناچو، گاؤ۔ واقعی تمہارا خواب
سو فیصد درست تھا۔ میں لکھتی بن گیا ہوں۔ میرے
ایک لکھتی چچا کی موت نے مجھے اچانک بہت بڑا آدمی بنادیا
اور لطف یہ ہے کہ میں نے آج تک ان کی شکل نہیں دیکھی۔
دیکھو۔ غور سے سو۔ اس قلم کو جان سے زیادہ عزیز
رکھنا، بڑی ہی قیمتی شے ہے۔ میں تمہارے پاس دو ایک روز
میں پہنچ رہا ہوں تاکہ ہم اس قلم کے جن کے متعلق کچھ اور بھی تجربے
کر سکیں۔ تمہارا، صادق

پانچ بجکر پندرہ منٹ

بروز اتوار

صادق ڈیر۔ تم ابھی تک نہیں آئے ہو۔ شاید ترکے
کے انتظام نے روک رکھا ہوگا۔ یہ خط یونہی لکھ رہا ہوں
تاکہ تنہائی نہ محسوس ہو، میرے خیالات دیے بھی بری طرح
بکھرے ہوئے ہیں، مارے خوشی اور جوش کے میرا برا حال ہو۔
بس بیان نہیں کر سکتا کیا ہو گیا ہے۔ خدا کی قسم یہ قلم سو فیصد
جادوئی ہے۔ جو خواہش لکھتا ہوں پوری ہو جاتی ہے۔

سب رنگ ڈیجٹل

ابھی تک تو صرف چھوٹی چھوٹی خواہشوں پر قناعت کر رکھی ہے۔ لڑکیاں، ہاں لڑکیاں۔ یہی تو میری کمزوری ہیں۔ اب تک آدمی درجن لڑکیوں سے دوستی کی ہے۔ آہ کیسی حیرت انگیز چیز ہاتھ لگی ہے۔ دل کا دورہ پڑ گیا تھا۔ مارے خوشی کے۔ ڈاکٹر کا علاج کر رہا ہوں، اب آرام ہے سوچتا ہوں کیا کیا مانگوں۔ یقین کرو، میں الزبتھ ٹیلر کو بھی طلب کروں تو قلم کا جن۔ مجھے یقین ہے، مجھے ضرور بخش دے گا۔

حیات دوام ؟
خلا کا سفر ؟
شاہی محل ؟
صدارت ؟

میرے خدا۔ جو چاہو مل سکتا ہے۔ بس لکھنے کی

دیر ہے۔

جنگ بندی !
عالمی امن !
انسداد افلاس !

ہاں یہ سچ ہے کہ میرے قلم کا جن ہر چیز پر قادر ہے۔ تم جلدی سے آجاؤ تو میں اس دنیا کا نقشہ پلٹ دوں۔ بڑے بڑے منصوبے دل میں دبائے ہوئے ہوں۔ خود پر کنٹرول مشکل ہو رہا ہے۔ تم جلد پہنچو۔ مجھے تمہاری سخت ضرورت ہے۔
تمہارا: صحرائی

مستر صحرائی

میں تمہارے کمرے میں آئی تھی تاکہ ریڈی ایٹر کے بارے میں تم نے جو شکایت کی ہے دیکھ لوں اور اسے دور کرادوں۔

تمہارا روم گھلا ہوا تھا لہذا میں اندر آگئی تھی تم شاید کچھ لکھتے ہی لکھتے سو گئے تھے۔ وہیں اتفاق سے میری نظر اس کاغذ پر پڑ گئی جو میز پر رکھا ہوا تھا۔ وہ جو تم نے اپنے کسی دوست کو لکھا تھا۔

سمجھ میں نہیں آتا کہ اس میں تم نے جو کچھ لکھا ہے وہ کس حد تک درست ہے، لیکن بھلا اسے آزمانے میں کیا حرج ہے؟

میں ایک کنواری اور تنہا عورت ہوں اور مجھے عرصے سے کسی معقول شریک حیات کی ضرورت ہے۔

تو پیارے صحرائی !
میں خواہش کرتی ہوں کہ۔

”تم عارف صحرائی۔ مجھے چاہنا شروع کر دو۔ اور میں چاہتی ہوں کہ جب تم جاگو تو سیدھے میرے ہی پاس آؤ۔ اور۔ مجھے طلب کر لو !!“

میں اپنے ساتھ ہی تمہارا ”شہر“ لئے جا رہی ہوں جو کاغذ کے ساتھ میز پر موجود تھا۔ بہتر ہو گا کہ تم اور تمہارا دوست دونوں اس قلم کو اب فراموش ہی کر دیں۔ کیونکہ آئندہ سے یہ ہمیشہ میرے ہی قبضے میں رہے گا۔ ویسے بھی میرے دماغ میں ہزاروں خواہشیں موجود ہیں جنہیں پورا کرانے کے لئے میں بے چین ہوں۔ ہاں۔ تو میرے پیارے تم آ رہے ہو نا۔
تمہاری منتظر

(میڈم) سبحانی
(انگریزی سے ماخوذ)

